بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیا

آپ کے سوال پر دوبارہ غور کیا گیا، سابقہ فتویٰ پر نظرِ ثانی کی گئی، لیکن غور و مشورہ کے بعد ہمارا سابقہ جواب ہی درست معلوم ہوتا ہے، اور سوال میں جن دو باتوں کو بنیاد بنایا گیا ہے اُن کا جواب درجِ ذیل ہے:

۱...... والدہ نے سامان ہبہ کرتے وقت مذکورہ سامان واپس کرنے کی جو شرط لگائی تھی وہ اگرچہ درست نہیں تھی، لیکن جب اس شرط کے ساتھ سامان ہبہ کر دیا گیا تو ہبہ درست ہو گیا اور بیٹا اس سامان کا مالک بن گیا، کیونکہ "ہبہ" شرطِ فاسد سے فاسد نہیں ہوتا، بلکہ خود شرط ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد بیٹے نے اگر مذکورہ شرط کی وجہ سے والدہ کو سامان واپس کر دیا تو اس سے سابقہ ہبہ پر کوئی فرق نہیں پڑا۔

اور اگر بالفرض والدہ نے سامان ہبہ نہ کیا ہو اور اُن کا مقصد بیٹے کو سامان کا مالک بنانا نہ ہو بلکہ گھر کا ہبہ درست ہونے کیلئے عاریۃً یا امانۃً دیا ہو تب بھی ہبہ کی صحت پر فرق نہیں پڑے گا، حضراتِ فقہاءِ کرامؒ نے "هبة المشغول" کے صحیح ہونے کیلئے یہی حیلہ بیان فرمایا ہے۔

الفتاوى الهندية – (٣٩٦/٤)

قال أصحابنا جميعا: إذا وهب هبة و شرط فيها شرطا فاسدا فالهبة جائزة والشرط باطل كمن وهب لرجل أمة فاشترط عليه أن لا يبيعها أو شرط عليه أن يتخذها أم ولد أو أن يبيعها من فلان أو يردها عليه بعد شهر فالهبة جائزة وهذه الشروط كلها باطلة، كذا في السراج الوهاج.

الدر المختار - (٦٩٢/٥)

وفي الجوهرة، وحيلة هبة المشغول أن يودع الشاغل أولا عند الموهوب له ثم يسلمه الدار مثلا فتصح لشغلها بمتاع في يده

۲...... اس نکتہ کے جواب کیلئے چند بنیادی باتوں کی وضاحت ضروری ہے:

۱... سامان سمیت مکان کے ہبہ میں حضراتِ فقہاءِ کرامؒ نے حقیقی قبضہ کو شرط قرار نہیں دیا، بلکہ "تخلیہ" بھی کافی ہے۔ (عبارت نمبر۱)

۲... تخلیہ کے لحاظ سے ہبہ اور بیع کا حکم ایک جیسا ہے۔ نیز تخلیہ اور قبضہ میں عُرف کا بھی اعتبار ہوتا ہے، ہر چیز کا تخلیہ ہر وقت ایک جیسا نہیں ہوتا، بلکہ عُرف و عادت کے لحاظ سے تخلیہ کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ (عبارت نمبر ۳،۲ بتصرف)

۳... بیع کے باب میں تخلیہ کا مطلب یہ ہے کہ بائع اور مشتری کے درمیان تمام رکاوٹوں کو اس طرح ختم کر دیا جائے کہ مشتری کو اپنی مرضی سے اس شئی میں تصرف کی قدرت اور اختیار حاصل ہو جائے اور کوئی مانع نہ ہو۔ (عبارت نمبر۴)

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

۴... شئ مبیع اگر بائع اور مشتری دونوں کے قبضہ میں ہو اور بائع زبانی یہ کہہ دے کہ میری طرف سے رکاوٹ نہیں ہے تم قبضہ کر لو، تو کیا یہ تخلیہ معتبر ہو کر قبضہ شمار ہو گا یا نہیں؟ یعنی بائع کا ظاہری قبضہ بھی ختم ہونا (اور گھر کے سودے میں بائع کا گھر سے نکلنا) ضروری ہے یا نہیں؟ اس بارے میں فقہی جزئیات دونوں طرح کی ملتی ہیں، بعض عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ بائع کا ظاہری قبضہ بھی ختم ہونا ضروری ہے ورنہ مشتری کا قبضہ معتبر نہیں ہوگا۔ (دیکھئے عبارت نمبر: ۵،۶،۷) جبکہ بعض عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر بائع کی طرف سے رکاوٹ نہ ہو تو مشتری کا قبضہ قوی ہے اور معتبر ہے۔ اور بائع کے ظاہری قبضہ کو اس لئے مانع قرار نہیں دیا کہ زبانی طور پر قبضہ کی اجازت دیدینے کے بعد اب اُس کا قبضہ مشتری کے قبضہ کی بنسبت کمزور ہے۔ (دیکھئے عبارت نمبر: ۸) اور عبارات کے اس اختلاف کی وجہ غالباً ایک اور اختلاف ہے، اور وہ یہ کہ بائع کے گھر میں تخلیہ معتبر ہوتا ہے یا نہیں؟ حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یہ تخلیہ معتبر نہیں، جبکہ حضرت امام محمدؒ کے نزدیک یہ تخلیہ معتبر ہے اور مال ہلاک ہونے کی صورت میں مشتری کا نقصان سمجھا جائے گا، اور فتاویٰ ہندیہ میں اس قول کو مفتیٰ بہ لکھا ہے۔ (دیکھئے عبارت نمبر: ۹)

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں سوال کے مطابق جب والدہ نے اپنی دلی رضامندی کے ساتھ دونوں بیٹوں کو مکان کا ایک ایک حصہ ہبہ کیا اور جس حصہ میں اُن کی رہائش تھی اُس کے بارے میں مسئلہ دریافت کر کے قانونی اور شرعی طریقہ اختیار کر کے ہبہ کو زبانی، قانونی اور تحریری طور پر مکمل کروایا اور اس حصہ میں موجود اپنا سامان بھی سائل کو ہبہ کر دیا تھا تاکہ ہبہ درست ہو جائے، نیز سرکاری کاغذات میں بھی قانونی طور پر مذکورہ حصہ موہوب لہٗ کے نام کر دیا اور اس حصہ میں کسی اور کا کوئی سامان بھی نہیں تھا، اس کے بعد والدہ نے بیٹے کی اجازت سے اُس کے حصے میں اپنی رہائش اور سامان رکھا تو ہبہ کے درست ہونے کیلئے اتنا کافی ہے، صرف والدہ کا اُس حصہ میں موجود رہنا "تخلیہ" کے منافی معلوم نہیں ہوتا، لہٰذا دوسرے بھائی کے ہبہ کے درست ہونے کے ساتھ ساتھ اس بھائی کا ہبہ بھی درست

واضح رہے کہ جن فقہی عبارات میں صراحۃً واہب کے یا اس کے اہل اور سامان کے گھر میں ہوتے ہوئے مکان کے ہبہ کو غیر معتبر قرار دیا گیا ہے بظاہر وہاں واہب کا مالکانہ طور پر اس طرح بااختیار ہو کر رہنا مراد ہے کہ وہ یا اس کا سامان موہوب لہٗ کیلئے قبضہ میں رکاوٹ بنے، لیکن جہاں واہب کی ملکیت میں کچھ بھی نہ ہو اور وہ موہوب لہٗ کے ماتحت اور غیر مختار ہو کر موہوب لہٗ کی اجازت سے وہاں رہائش رکھے تو اس صورت میں محض واہب کے وجود کو تخلیہ سے مانع کہنا مشکل ہے۔ جس کی نظیر فقہاءِ کرامؒ کا بیان کردہ یہ مسئلہ ہے کہ اگر بیوی اپنا مکان شوہر کو ہبہ کرے اور میاں بیوی دونوں کی اسی مکان میں رہائش ہو تو اکثر فقہاءِ احنافؒ کے نزدیک ہبہ درست ہو جائے گا اور شوہر کو قابض سمجھا جائے گا، اور اس

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

کی دلیل یہ بیان کی گئی ہے کہ :

أنها (أي المرأة) وما في يدها في الدار في يده؛ فكانت الدار مشغولة بعياله، وهذا لا يمنع صحة قبضه. (شرح الحموي)

یعنی بیوی اور اس کا سامان شوہر کے قبضہ میں ہوتا ہے، تو گویا موہوبہ مکان موہوب لہٗ اور اس کے عیال کے ساتھ مشغول ہے، اور عیال چونکہ ماتحت ہوتے ہیں اس لئے ان کا وجود اور ساز و سامان صاحبِ عیال کیلئے قبضہ کرنے سے مانع نہیں ہوگا، (عبارت نمبر ۱۰، ۱۱) اور عیال کا اطلاق جس طرح بیوی بچوں پر ہوتا ہے اسی طرح زیرِ کفالت بوڑھے ماں باپ پر بھی ہوتا ہے، (عبارت نمبر ۱۴، ۱۵) لہٰذا صورتِ مسئولہ میں بھی والدہ چونکہ موہوب لہٗ کے زیرِ کفالت تھی جیسے کہ منسلکہ کاغذات میں مذکور ہے (کہ بیٹا سعودیہ سے ماں کیلئے خرچہ بھیجتا تھا، کیونکہ دوسرے بیٹے کا کوئی ذریعۂ معاش نہیں تھا اور وہ والدہ کے ساتھ رہتا تھا) اس لئے والدہ کا وہاں موجود رہنا قبضہ سے مانع شمار نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

البتہ جیسا کہ سابقہ فتویٰ میں تحریر کیا گیا ہے کہ والدہ نے دو بیٹوں کو زندگی میں مکان کے الگ الگ حصے اس لئے دیئے تھے تاکہ والدہ کے انتقال کے بعد والدہ کے مکان میں ان دونوں بیٹوں کا جو حصہ بنتا ہے وہ پورا پورا وصول نہ کریں (جیسا کہ والدہ کے خط میں مذکور ہے) لہٰذا بیٹوں کو چاہئے کہ اخلاقی طور پر اپنی والدہ کے ترکہ میں سے کچھ معمولی رقم یا اور کوئی چیز لے کر بہنوں کے حق میں دستبردار ہو جائیں تاکہ بہنوں کو بھی وراثت میں معقول حصہ ملے اور والدہ کی خواہش بھی پوری ہو، اور ناانصافی کے مواخذہ کا خطرہ بھی نہ ہو۔

(۱) **الفتاوى الهندية- (٣٨٠/٤)**

وإن وهب له الدار والمتاع جميعا وخلى بينه وبينهما صح فيهما جميعا، هكذا في الجوهرة النيرة.

(۲) **الدر المختار - (٦٩٠/٥)**

(والتمكن من القبض كالقبض فلو وهب لرجل ثيابا في صندوق مقفل ودفع إليه الصندوق لم يكن قبضا) لعدم تمكنه من القبض (وإن مفتوحا كان قبضا لتمكنه منه) فإنه كالتخلية في البيع اختيار وفي الدرر والمختار صحته بالتخلية في صحيح الهبة لا

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

الأمتعة في يد الزوج،، (الحموي، علي أفندي).

(۱۳) **درر الحكام شرح غرر الأحكام (۲/ ۲۲۰)**

(قوله: وهبت دارها من زوجها وهي ساكنة فيها مع الزوج جاز) كذا في البزازية قلت: لأنها وما في يدها في يد الزوج فلم تكن يدها مانعة من قبضه اهـ لكن نقل في الذخيرة عن المنتقى عن أبي يوسف لا يجوز للرجل أن يهب من امرأته وأن تهب لزوجها أو الأجنبي دارا وهما ساكنان فيها وكذلك الهبة للولد الكبير؛ لأن يد الواهب ثابتة على الدار . اهـ.

(۱۴) **معجم لغة الفقهاء (ص: ۳۲۵)**

العيال: بكسر العين من أعال الرجل: كثرت عياله. * عيال الرجل: الذين يسكنون معه وينفق عليهم كامرأته وأولاده وغلامه. وأمه وأباه الشيخان الفانيان الفقيران ...

Household,dependents

(۱۵) **البناية شرح الهداية (۴/ ۱۴۷)**

وعيال الرجل من عليه نفقته، (كتاب الحج، شرائط الوجوب)

(۱۶) **فقه البيوع لفضيلة الشيخ المفتي محمد تقي العثماني حفظه الله – (۱/ ۳۹۹)**

۱۷۴ – القبض في الدّار الّتي يسكنها البائع

ثمّ اشترط الفقهاء لصحّة تسليم الدّار أن تكون خاليةً من أمتعة البائع. فإن كانت مشغولةً بها لايتحقّق القبض حتى يُفرغها.[۲] ولكن جاء في الفتاوى الهنديّة عن فتاوى أبي اللّيث: "فإن أذن البائعُ للمشتري بقبض الدّار والمتاع، صحّ التّسليم، لأنّ المتاعَ صار وديعةً عند المشتري."[۳] وكذلك ذكروا حيلةً في نفاذ هبة ماهومشغولٌ بمتاع البائع فقالوا: "وحيلةُ هبةِ المشغول أن يُودِعَ الشّاغلُ أولاً عند الموهوب له، ثمّ يُسلّمه الدّار مثلاً، فتصحّ لشُغلها بمتاعٍ في يده."[۴]

ويُمكن أن يُخرّج على ذلك ما يقع كثيراً من أنّ الأب يهبُ داراً لابنه، وهو ساكنٌ معه فيها بمتاعه. فلوأذن الأبُ ابنَه بقبض متاعه وديعةً، وسجّل الدّارَ باسم ابنه بعد الهبة، وصرّح بأنّ كونه يسكُن الدّارَ بعد ذلك موقوفٌ على إذن الابن على سبيل العارية، وقبِل ذلك الابن، ينبغي أن يُعتبر قبضاً كافياً لتمام الهبة، والله سبحانه أعلم.

والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

محمد حذيفه عفاالله عنه

الجواب صحيح

بنده محمد تقي عثماني عفي عنه

دار الافتاء جامعه دار العلوم کراچی
۱۴/صفر المظفر ۱۴۳۹ھ
۴/نومبر ۲۰۱۷ء

الجواب صحيح
احقر محمود اشرف غفرالله
۱۴۳۹-۲-۱۶ھ
06-11-2017

الجواب صحيح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۱۴۳۹-۲-۱۷ھ

دار الافتاء ... ۱۴۳۹/۲/۱۹ ... ۲۰۱۷/۱۱/۹

مفتی

نائب مفتی

مفتی

Scanned by CamScanner